Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷
ماہوار ۲½

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر

۲۵ شعبان ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۱۱ احسان ۱۳۲۹ھش	۱۱ جون ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۳۶

جماعت احمدیہ موجودہ زمانے کی تمام ضروریات کا حل اسلام ہی سے پیش کرتی ہے۔

ایک موقر جرمن جریدہ میں احمدی مبلغین کی سرگرمیوں کا تذکرہ

ہیمبرگ ۱۰ جون۔ آج یورپین احمدیہ مسلم مشنوں کے سیکرٹری چوہدری مشتاق احمد باجوہ جرمن مشن کا معائنہ کرنے کے لئے (جو مسٹر عبداللطیف کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے) ایک مختصر سے عرصہ کے لئے ہیمبرگ میں وارد ہوئے۔ تحریک احمدیت کی بنیاد انیسویں صدی میں پنجاب میں رکھی گئی تھی۔ یہ جماعت مسلمانوں کی ایک ترقی یافتہ جماعت ہے۔ جو اس حقیقی اسلام کو پیش کرتی ہے۔ جسے حضرت محمد صاحب صلے اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ اور اسلام ہی کی تعلیم سے موجودہ زمانے کی تمام ضروریات کا حل پیش کرتی ہے۔ اس کے بیس لاکھ کے قریب پیرو ہیں۔ چوہدری مشتاق احمد باجوہ لنڈن مسجد کے امام ہیں۔ آپ نے ۱۹۴۹ء میں سوئٹزرلینڈ میں اسلام کی تعلیم کے موضوع پر ایک بحث میں بھی حصہ لیا تھا۔ اور اگست ۱۹۵۰ء میں ڈی ہیگ کے مقام پر یورپ کے احمدیہ مشنوں کی جو کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ آپ اس کی قیادت بھی کریں گے۔ (ہیمبرگ ایبنڈ بولٹ)

— مختصرات —

— لاہور ۱۰ جون۔ پنجاب صوبائی مسلم لیگ کونسل کی انتخابات کی نگرانی کرنے والی کمیٹی کے اعلان کے مطابق اس وقت تک ممبری کی ۲۵ لاکھ درخواستیں آ چکی ہیں۔ ممبروں کی فہرستیں بھی تیار ہو چکی ہیں۔

— کراچی ۱۰ جون۔ آج نواب بھوپال نے لنڈن کو روانہ ہوتے ہوئے کہا۔ اقلیتوں سے متعلقہ معاہدے سے پاکستان و بھارت کے درمیان دوستی و خیرسگالی کے نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ دونوں ملکوں کا فائدہ اس کو بہتر طریق سے عملی جامہ پہنانے ہی میں ہے۔

— ڈھاکہ ۱۰ جون۔ یہاں پاکستان و بھارت کے اقلیتی امور کے وزراء اور دیگر اکابرین کی جو بین الملکتی کانفرنس ہو رہی تھی۔ اس نے بعض اہم فیصلے کئے ہیں۔

— کراچی ۱۰ جون۔ ۱۹۵۰-۵۱ء کی فصل کاشت سے متعلقہ ترمیمی تخمینے کے مطابق اس سال یہ فصل ۱۰ لاکھ ۴ ہزار ایکڑ میں کاشت ہوئی۔ اور اس سے ۴ لاکھ ۳۲ ہزار ٹن پیداوار ہوگی۔

— جکارتا ۱۰ جون۔ انڈونیشیا کے وزیر دفاع نے کہا ہے کہ ایک ماہ کے اندر سابقہ ولندیزی نوآبادیات کے سپاہیوں کو یا تو سبکدوش کر دیا جائے۔ یا انہیں باقاعدہ فوج میں شامل کر لیا جائے اگر ایک ماہ کے اندر اندر ایسا نہ کیا گیا۔ تو وہ مستعفی ہو جائیں گے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ میری حکومت باغیوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔

ڈکسن شمالی علاقوں کو روانہ ہو گئے

سرینگر ۱۰ جون۔ اقوام متحدہ کے نمائندے ڈکسن ۱۰ دن آج وادی کے شمالی علاقوں کا دورہ کرنے کے لئے سرینگر سے روانہ ہو گئے۔ آج آپ کے سیاسی مشیر مسٹر ایرک کالبن نے شیخ محمد عبداللہ سے ملاقات کی۔

تمام عرب ممالک جنرل اسمبلی کی صدارت کے لئے وزیر خارجہ پاکستان کے حق میں ووٹ دینگے

قاہرہ ۱۰ جون۔ عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری عظام پاشا نے سٹار کے نامہ نگار خصوصی کو بتایا کہ عرب لیگ کونسل اپنے آئندہ اجلاس میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی صدارت کے لئے پاکستانی امیدوار کی حمایت کے معاملہ پر غور کریگی۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ تمام عرب ممالک پاکستانی امیدوار کی حمایت ہی میں رائے دینگے۔ کیونکہ پاکستان نے آج تک تمام عرب مسائل کے سلسلے میں ہمیشہ ان کی حمایت کی ہے۔ اور اس وجہ سے جو عزت اور احترام عرب ممالک کے عوام و خواص کے دلوں میں پاکستانی وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا ہے اس کا تقاضہ ہے کہ وہ سب پاکستانی امیدوار ہی کے حق میں ووٹ دینگے (سٹار)

حکومت یو۔پی کی مساعی

لکھنو ۱۰ جون حکومت یو۔پی کی ایک اطلاع کے مطابق ۳ ہزار مسلمانوں کو ترک وطن سے باز رہنے پر رضامند کر لیا گیا ہے۔ حکومت واپس آنے والے مہاجرین کو دوبارہ بسانے میں سرگرمی سے حصہ لے گی۔

— کراچی۔ ۱۰ جون بنکنگ کے کاروبار کے سلسلے میں عملدرآمد کرانے والی کمیٹی کا اجلاس پیر کو دہلی میں ہوگا۔ جس میں شرکت کے لئے پاکستانی وفد کل دہلی روانہ ہوگا۔

سات پاکستانی اخباروں پر سے بھارت میں داخلے کی پابندی اٹھا لی گئی۔

نئی دہلی ۱۰ جون۔ حکومت بھارت نے سات پاکستانی اخباروں پر سے پابندی اٹھائی ہے۔ جن اخباروں پر سے یہ پابندی اٹھائی گئی ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ زمیندار۔ احسان۔ جدید نظام۔ الاصلاح جنگ۔ مسلمان اور انجم (کراچی) وزارت خوراک نے (ڈویژن مال) ان اخباروں کو نہ لانے والا نوٹیفکیشن منسوخ کر دیا ہے۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخلہ کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا ارشاد

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے۔ تو کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے۔ کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال لاہور) بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں ہی کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا۔ اور اپنے شہر میں ہی تعلیم دلواتا ہے تو وہ بھی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔" (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۴ء)

ایف۔ اے اور ایف۔ ایس۔ سی کا کالج میں داخلہ ۱۰ جون ۱۹۵۰ء سے شروع ہوگا اور دس دن تک جاری رہے گا۔ مزید معلومات کے لئے کالج سے پراسپکٹس طلب فرمائیں۔ (پرنسپل)

سرکاری وفد تجارتی معاہدے کرنے جائیگا

کراچی ۱۰ جون۔ کراچی سے ۱۹ جون کو ۶ آدمیوں پر مشتمل ایک سرکاری تجارتی وفد ترکی۔ پولینڈ۔ برطانیہ سوئٹزرلینڈ۔ جاپان اور قاہرہ کے لئے روانہ ہوگا۔ اس کے قائد وزارت تجارت کے سیکرٹری شجاعت علی حسینی ہوں گے۔ دیگر ارکان یہ ہونگے مسٹر اعجاز احمد۔ مسٹر نسیم حسن۔ مسٹر مظفر احمد۔ مسٹر نصیر احمد اور ایک محکمہ تجارت کا بڑا افسر۔ یہ وفد ان چھ ملکوں سے تجارتی معاہدے کریگا۔ جن ملکوں کے معاہدوں کی میعاد ختم ہو چکی ہے۔ ان کی تجدید کریگا اور دیگر جنہوں نے نئے معاہدے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ ان سے نئے معاہدے کرے گا۔

وزیر خارجہ کے اعزاز میں لنچ

چھانگلہ گلی ۱۰ جون (برقیہ) آج پاکستان کے ایکٹنگ وزیر اعظم و وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے جدون قبیلے کے سردار فقیر اخان کے ہاں لنچ کھایا۔ کھانے پر دیگر شامل ہونے والوں میں آنریبل سردار بہادر خان رکن مواصلات پاکستان۔ آنریبل خان بہادر محمد ابراہیم خان چیف جسٹس صوبہ سرحد۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی ڈپٹی منسٹر۔ مسٹر چھوٹو دھیا۔ لیڈر حزب مخالف مرکزی پارلیمنٹ پاکستان وزیر اعظم سرحد خان عبدالقیوم خان اور چوہدری محمد علی خان ایڈووکیٹ جنرل سرحد کی شخصیتیں نمایاں تھیں۔ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان کل نتھیا گلی سے کراچی روانہ ہو جائیں گے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس بلڈنگ لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا علم انعامی

خلافت جوبلی علم انعامی

۱۹۳۹ء میں جماعت احمدیہ نے خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی منائی تھی۔ اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک "انعامی علم" مقرر کیا تھا۔ جو ہر سال اس مجلس کو دیا جاتا تھا۔ جس نے اس سال کے دوران میں سب سے نمایاں کام کیا ہو۔ یہ انعام ایک سال کے لئے ہوتا ہے۔ اور جلسہ سالانہ کے دوسرے دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خود اپنے دست مبارک سے مستحق مجلس کے قائد کو عطا فرماتے ہیں۔ ۱۹۴۶ء تک یہ انعام ہر سال تقسیم ہوتا رہا۔ ۱۹۴۷ء میں فسادات کی وجہ سے اور پھر مجلس خدام الاحمدیہ کے اپنے حالات کے پیش نظر یہ انعام نہیں دیا جا سکا۔ اس سال پھر فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ قواعد کے مطابق جو مجلس سال رواں میں تمام مجالس سے نمایاں رہے۔ اپنی تنظیم کے لحاظ سے پروگرام پر عمل کرنے کے لحاظ سے۔ چندوں کی ادائیگی کے لحاظ سے۔ اسے اس انعام کا مستحق قرار دے کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے علم عطا فرمانے کی درخواست کی جائے۔

پس مجالس اس نہایت بابرکت انعام کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی رپورٹیں باقاعدگی کے ساتھ بروقت مکمل اور معین اعداد و شمار کے ساتھ بھجواتی رہیں۔ مجلس کے چندوں کی وصولی اور ترسیل میں باقاعدگی پیدا کریں۔ مجلس کے جملہ شعبوں کے پروگرام پر عمل کریں اور کرائیں۔ اپنی مجلس کے خدام کی تنظیم اور تربیت کے علاوہ اپنے اردگرد کے علاقہ کے احمدی نوجوانوں کی تنظیم بھی کریں۔ اور جہاں مجالس قائم نہیں وہاں خدام الاحمدیہ کی مجلس قائم کر کے مرکز میں اطلاع دیں۔ نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ربوہ ہے کعبہ کی بڑائی کا دعا گو

کعبہ کو پہونچتی رہیں ربوہ کی دعائیں

مرکز پاکستان کی بنیاد ان مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی ہے۔ جس کی آمد کی بشارت سابقہ مقدس کتب میں بہت پہلے سے دی گئی ہے۔ اور یہ مقام باقی تین مقدس مقامات کا ظل ہے۔ اور یہ وہ مقام ہے۔ جو مصلح موعود تین کو چار کرنے والا ہوگا میں پایا جاتا ہے۔ جس سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ ہجرت ہوگی۔ اور اس کے بعد نیا مرکز بنے گا۔ پس کیا ہی خوش قسمت وہ انسان ہے جو اس کی تیاری میں حصہ لیتا ہے۔ ابھی وقت ہے کہ انسان اس میں حصہ لے کہ ایک بہترین یادگار اپنے لئے قائم کر سکتا ہے۔ جس سے آنے والی نسلیں اپنے ایمان کو تازہ کیا کریں گی۔ اور ان حصہ لینے والوں پر درود اور رحمتیں بھیجتی رہا کریں گی۔ پس وہ دوست جنہوں نے ابھی تک تعمیر مرکز میں حصہ نہیں لیا۔ وہ حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں۔ اور جنہوں نے وعدہ کیا ہے وہ اپنا اپنا وعدہ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں آپ کو بروقت آگاہ کر دیا گیا ہے۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

مستقل تعمیرات ربوہ کے لئے ٹھیکیداروں کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے دفاتر اور متعلقہ تعمیرات کی اجازت آچکی ہے مستقل تعمیرات کا کام انشاء اللہ عنقریب شروع کیا جا رہا ہے۔ ایسے احباب جو ان تعمیرات کو ٹھیکہ پر بنوانے کا انتظام کرا سکتے ہوں۔ وہ فوری طور پر نظارت علیا میں اطلاع دیں۔ مناسب ہوگا کہ خود کسی وقت نظارت علیا میں تشریف لا کر گفتگو فرمائیں۔ درخواستیں فوری طور پر مطلوب ہیں۔ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

"مصباح" کے خریداران جلد توجہ فرمائیں

رسالہ مصباح کو جاری ہوئے دو ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن اب تک مصباح کے خریداروں کے صحیح ایڈریس معلوم نہیں ہو سکے۔ لیکن اب ہمیں فوری طور پر مطلع ہونا ضروری ہے۔ کہ مصباح کے اصلی خریدار کتنے ہیں۔ اس لئے سب خریداروں کو چاہیئے کہ وہ اپنی خریداری سے مطلع فرمائیں تا کہ ان کے نام مستقل خریداروں میں شمار کئے جا سکیں۔ اور ہم تیسرا پرچہ ان بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں بھی ارسال کرنے کی جرأت کر سکیں گے جو کہ ہمیں پہلے آگاہ کر دیں۔ ہمیں اس وقت مصباح کے ایک ہزار خریدار چاہئیں۔ اس کے بغیر اس کا جاری رہنا مشکل ہے۔ دوسرے اس کی اشاعت کے لئے مفید معلومات جو کہ ہر رنگ میں بہتر ہوں۔ تمام مصباحی بہنیں فوری توجہ فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ ام داؤد قائمقام جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

دعائے مغفرت: میرے خالہ زاد بھائی چوہدری ارشاد احمد صاحب ابن حافظ عبدالعزیز صاحب چند روز بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار رہ کر کل وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ مسیز حمد و نیس

ایک مجاہد اسلام کی ربوہ سے مشرقی افریقہ کیلئے روانگی

مولانا مولوی مبارک احمد صاحب، رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ جو ایک طویل عرصہ تک مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے بعد چند ماہ کے لئے پاکستان تشریف لائے ہوئے تھے۔ ۲ جون کو مشرقی افریقہ کے لئے واپس روانہ ہو گئے۔ آپ خدا کے فضل سے اسلام کے ان جرنیلوں میں سے ہیں۔ جن کی تبلیغی فتوحات کے کارنامے ایک لمبے عرصہ تک زبان زد خلائق رہیں گے۔

اگرچہ آپ پاکستان رخصت پر آئے تھے۔ لیکن چونکہ مومن کی رخصت کے اوقات بھی دینی خدمات ہی میں گزرتے ہیں۔ آپ قیام پاکستان کے دوران میں وکالت تبشیر میں نائب وکیل التبشیر کے عہدے پر فائز رہے۔ اور اپنے طویل تبلیغی تجربہ کی بناء پر نہایت مفید کام سرانجام دیتے رہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ مولانا صاحب موصوف کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بخیر و عافیت منزل مقصود تک پہونچا کر بیش از بیش دینی خدمات کی توفیق دے۔ ان کے ہمراہ ان کے اہل و عیال بھی تشریف لے گئے ہیں۔ تمام اہالیان ربوہ نے سٹیشن پر اپنے بھائی کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔ (نائب وکیل التبشیر)

جرمنی کے اخبار میں احمدی مبلغ کا ذکر

چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ انچارج ہمبرگ مشن کے متعلق وہاں کے ایک اخبار Hamburger Abendblatt نے اپنی ۱۱ فروری کی اشاعت میں جو ریمارک شائع کیا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے۔

مسٹر عبداللطیف نے (جو کہ پاکستان کے باشندہ ہیں) کل شام نوعمر اور بڑی عمر کے عیسائیوں کے ساتھ بحث کی۔ جے ایم کی ایک مشہور سوسائٹی میں اس عمدہ ذہانت کے ساتھ بحث کی جو اسلام کی معقول تعلیم کے متبعین کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص طور پر ملی ہے۔"

درخواست دعا

مکرم مرزا رشید احمد صاحب چغتائی مبلغ لبنان داڑھ درد اور بخار کی وجہ سے علیل ہیں۔ اور اس وقت تک صاحب فراش ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ملک عمر علی

نیک شہرت

انگریزی میں ایک مقولہ ہے کہ جب دولت چلی جائے تو سمجھو کہ کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اور جب صحت گر جائے۔ تو سمجھو کہ کچھ نقصان ہوا ہے۔ لیکن جب تم نیک شہرت کھو بیٹھو۔ تو تم یقین کر لو۔ کہ تمہارا کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ ایک مبلغ کے لئے نیک شہرت ایک نہایت ہی قیمتی دولت ہے۔ آپ اپنے نمونہ سے اپنے گرد رہنے والوں پر اپنی نیک شہرت کا ایسا سکہ بٹھا دیں کہ جب آپ کی طرف دشمن کوئی غلط بات منسوب کرے۔ تو آپ کے ہمسائے کہہ اٹھیں حاش للہ ما ھذا بشرا ان ھذا الا ملک کریم۔ غرض زبانی تبلیغ سے عملی نمونہ اوروں کی ہدایت کا زیادہ موجب ہوتا ہے۔ پس آپ ایک نمونہ کے احمدی بنیں۔ تا آپ کے ہمسائے آپ کی نیکی پاکیزگی سے متاثر ہو کر مجبور ہو جائیں کہ وہ بھی اسی راہ پر چلیں۔ جس راہ پر چل کر آپ نے ان کو مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ آپ کی تقلید کریں۔

(مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ٹک شاپ کے لئے ٹھیکیدار کی ضرورت

فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج کی ٹک شاپ کے لئے ٹھیکہ۔ دیانتدار۔ خوش معاملہ اور واقف کار ٹھیکیدار کی ضرورت ہے۔ تفاصیل دفتر ہوسٹل سے دریافت کی جا سکتی ہیں۔ درخواستیں سربمہر لفافوں میں پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کے پتے پر ۲۰ جون کی شام تک پہونچ جانی چاہئیں۔

(سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل)

درخواستہائے دعا: میرے والد محترم ملتان میں بعارضہ بخار و پیچش سخت بیمار ہیں۔ نقاہت شدید ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ریاض احمد لاہور (۲) محمد یعقوب صاحب کاتب الفضل چند دنوں سے درد گردہ کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب صحت کاملہ ...

روزنامہ الفضل —— لاہور
مورخہ ۱۱ر جون ۵۲ء

قومی ملکیت کا مصری جذبہ

خبر ہے کہ مصر کے شہزادہ محمدؐ علی صاحب نے کاروباری اداروں کے قومی ملکیت بنانے اور بعض سرکاری افسروں کی متمردانہ طرز عمل کی پرزور مذمت کی ہے۔ آپ نے کہا ہے۔ کہ مفید عام کاموں کو قومی بنانا نہایت غیر تسلی بخش ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ قومی ملکیتوں سے پہلے عوام کارخانوں اور کمپنیوں کے ظلم کے خلاف حکومت کا دروازہ کھٹکھٹا سکتے تھے۔ اور اس طرح ان کی تکالیف کا تدارک ہو جاتا تھا۔ لیکن اب حکومت کے خلاف شکایتیں شاذ و نادر ہی سماعت ہوتی ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ مصر کے جو حکام ترقی یافتہ ملکوں کی تقلید کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ برطانیہ کی مزدور حکومت نے بھی اب اس پالیسی کو خیرباد کہہ دیا ہے۔ شہزادہ مذکور نے اس امر کے متعلق بھی اظہار افسوس کیا ہے۔ کہ افسر طبقہ کا پبلک کے ساتھ سلوک اچھا نہیں ہے۔ پبلک کو یہ محسوس کرو دیا جاتا ہے۔ کہ گویا افسران کے آقا ہیں اور عوام ان کے غلام بے دام ہیں۔ اس طرح عوام سخت خوف زدہ ہیں۔ اقتصادی حالت پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ دس سال پہلے مصر کا بجٹ صرف چار کروڑ پونڈ تھا۔ مگر عوام خوشحال تھے۔ آج اگرچہ بیس کروڑ کا بجٹ ہے۔ مگر حکومت اخراجات پورے نہیں کر سکتی۔ اور ریزرو سے روپیہ خرچ کرنے پر مجبور ہے۔"

قومی ملکیت کے متعلق یہ رائے ہے ایک اسلامی کہلانے والے ملک کی جس نے قومی ملکیت کا کسی حد تک تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ ہمارے ملک میں بھی بعض عناصر ایسے پیدا ہو رہے ہیں۔ جو زمین صنعت اور کارخانوں کو یکدم قومی ملکیت بنا دینے کی حمایت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ ان کو مصر کے شہزادہ محمدؐ علی صاحب کے تجربہ سے عبرت حاصل کرنا چاہیئے۔

شہزادہ مذکور نے بے سوچے سمجھے اشتراکیت کی تقلید میں ذرائع پیداوار کو قومی ملکیت بنانے کے دو نقصان دہ پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ ایک پہلو تو یہ ہے کہ مفید عام کام جب قومی ملکیت بن جاتے ہیں۔ تو مزدوروں اور دوسرے لوگوں کو جو ان کاموں کو چلاتے ہیں۔ بالکل بے دست و پا ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ان کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ کہ

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد
وہ بھی کمبخت ترا چاہنے والا نکلا

ہمارے ملک کے زمیندار جانتے ہیں۔ کہ ان کی پیداوار کا کتنا حصہ موجودہ حالت میں بھی افسروں کی خدمت وغیرہ میں خرچ ہو جاتا ہے اور پٹواری پولیس اور دوسرے محکمات کے افسر جن کا زمینداری سے ذرا بھی تعلق ہے کس طرح زمینداروں کو لوٹتے ہیں۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ اب جبکہ زمین قومی ملکیت نہیں۔ تو حکام کا اتنا اثر ہے۔ جب زمین کارخانے یا تجارتی ادارے تمام کے تمام قومی ملکیت بن جائیں گے۔ تو غرباء کی حالت کتنی نازک ہو جائیگی۔

اس مسئلہ کا دوسرا نقصان دہ پہلو جو شہزادہ مذکور کے بیان سے واضح ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ موجودہ حالت میں جبکہ حکام کے اختیارات ملکیتوں پر اتنے وسیع نہیں ہیں۔ حکام کی سختیاں بے پناہ ہیں۔ تو جب تمام ذرائع پیداوار قومی ملکیت بن جائیں گے۔ اور مزدور اور کاشتکار بیچارے شکوہ شکایت بھی نہیں کر سکیں گے۔ تو حکام کے تمرد اور ظلم و ستم کی تو کوئی حد ہی نہیں رہے گی۔ یہ باتیں خیالی نہیں ہیں۔ شہزادہ محمدؐ علی کا اپنے ملک کے متعلق یہ تجربہ صاف ثابت کرتا ہے۔ کہ قومی ملکیت سے کیا برائیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اور پھر برطانیہ کی مزدور حکومت کا حوالہ بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ قومی ملکیت سراسر ناجائز ہے۔ اسلام نے بعض باتوں میں جو رفاہِ عام کے لئے ضروری ہیں۔ قومی ملکیت کو تسلیم کیا ہے۔ مگر اس پر بھی ایسی پابندیاں لگا دی ہیں۔ کہ جس سے عوام کی اپنی قابلیت سے فائدہ اٹھانے کی آزادی چھن نہ جائے۔ بعض ریلوے وغیرہ کا حوالہ دے کر تمام ذرائع پیداوار کو قومی ملکیت بنانے کے حق میں استدلال کرتے ہیں۔ یہ استدلال سراسر مغالطہ آمیز ہے۔ اس لئے کہ ریلوے وغیرہ بنیادی طور پر ذریعہ پیداوار نہیں کہلا سکتا۔ یہ ادارہ رفاہِ عام کے زمرے میں شامل ہے۔ کیونکہ اس سے آمدنی کی بجائے پبلک کا آرام زیادہ مدنظر ہے۔ تمام وہ کام جن میں رفاہ عام کا پہلو غالب ہو۔ ان کو قومی ملکیت بنانے میں حرج نہیں ہے۔ رفاہِ عام کا کام کمپنیوں کے سہارے پر چھوڑنے سے باحسن طریق سرانجام نہیں پا سکتا۔ اس لئے اگرچہ ریلوے میں آمدنی بھی ہوتی ہے۔ جس سے ملکی بجٹ کو تقویت پہنچتی ہے۔ مگر یہ ایک ضمنی فائدہ ہے۔ الغرض رفاہِ عام کے کاموں کو قومی ملکیت بنانا جائز ہے۔ جیسا کہ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسجد نبوی تعمیر فرمائی تھی۔ مگر تمام ذرائع پیداوار کو قومی ملکیت بنانا خطرناک ہے۔ اس لئے نہ اسلام اسکی تائید کرتا ہے۔ اور نہ عقل۔

مصری شہزادہ کا مندرجہ بالا بیان ان لوگوں کی چشم عبرت وا کرنے کے لئے کافی ہے۔ جو بات بات پر ہر ذریعہ پیداوار کو قومی ملکیت بنانے کا اندھا دھند مطالبہ کرتے ہیں۔

جائے فخر نہیں بلکہ جائے شرم ہے

کل ہم نے ڈیرہ غازیخاں کے جلسہ احمدیہ کے کوائف الفضل میں شائع کئے تھے۔ "آزاد" لاہور احراریوں کے آرگن نے "اشارات" کے کالم میں اس جلسہ کے متعلق احراری نقطۂ نظر سے تنقید کی ہے۔ ہم اس سے چند نکات یہاں درج کرتے ہیں۔ "آزاد" لکھتا ہے:۔

"پچھلے دنوں ڈیرہ غازیخاں میں مسلمانوں کا تبلیغی جلسہ ہوا۔ حاضری اور تقریروں کے لحاظ سے جلسہ بہت ہی کامیاب رہا۔"

جو رپورٹ الفضل میں جلسہ احمدیہ کی شائع ہوئی ہے۔ اس میں جو ذکر ہے۔ کہ احراریوں نے گذشتہ ماہ فروری میں پاکستانی چوک میں جلسہ کیا تھا غالباً "آزاد" کا اشارہ اسی جلسہ کی طرف ہے۔ اس سے تصدیق ہو گئی ہے کہ احراری یا بقول آزاد مسلمان ماضی قریب میں اپنا جلسہ وہاں کر چکے تھے۔ اور اب جلسہ احمدیہ کے اعلان کے بعد وہاں جلسہ کرنا محض اس غرض سے تھا۔ کہ احمدیوں کا جلسہ نہ ہونے دیا جائے۔ خود آزاد کی تنقید سے اس رپورٹ کی تائید ہوتی ہے۔ جو الفضل میں شائع ہوئی ہے۔ کہ احراریوں نے احمدیہ جلسہ کو درہم برہم کرنے کے لئے شورش بپا کی تھی۔ چنانچہ "آزاد" آگے رقمطراز ہے۔

"قادیانیت کی باسی کڑھی میں ابال آیا۔
جودھامل بلڈنگ سے "تاریں ہلائی گئیں"

اشارات لکھنے والے کو اتنا بھی علم نہیں ہے۔ کہ یہ چوہدری افضل حق نے احراریوں کے متعلق لکھا تھا۔ کہ "ہم باسی کڑھی کے ابالے کی طرح اٹھتے ہیں۔ اور پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں"۔ اور اس کو اتنا بھی علم نہیں ہے۔ کہ پاکستان میں اب احمدیت کا مرکز جودھامل بلڈنگ لاہور نہیں ہے۔ بلکہ ربوہ ہے۔ اس لئے "تاریں ہلانے والا محاورہ بالکل بے معنی ہو کر رہ گیا ہے" "آزاد" احراریوں کی فساد انگیزی کا نقشہ اس طرح مزے لیکے کھینچتا ہے۔

"امر غور طلب یہ تھا۔ کہ جلسہ کا اعلان کس طریق پر کیا جائے۔ سیالکوٹ میں جو انداز اختیار کیا گیا۔ اور جس طرح چوک چوک اور محلہ محلہ میں اشتعال انگیز اعلان کئے گئے تھے۔ اس کا نتیجہ مرزائیوں کے حق میں نقصان دہ ثابت ہوا تھا۔ اس لئے پینترا بدل کر مرزائیوں نے نئے انداز اور نئے نعروں سے عوام کو مخاطب کرنا چاہا۔ چنانچہ مرزائیوں کی طرف سے جلسے کے انعقاد کا یوں اعلان ہوا۔

"ڈیرہ غازیخاں کے مسلمانو۔ تم گفتار کے غازیوں کی باتیں سن چکے۔ اب ذرا کردار کے غازی کی تقریریں بھی سنو۔ وغیرہ وغیرہ"

کردار کے غازیوں نے جلسہ کیا۔ حکومت نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی۔ اب کردار کے غازیوں کا حال سنیئے۔ اللہ دتہ۔ سائیں دتہ آگے "تذکرہ" اٹھائے بھاگا جا رہا ہے۔ اور سائیں دیا اللہ دتے کے دس قدم آگے "الہامات مرزا" بغل میں دبائے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ رہا ہے۔ اور عوام ہیں۔ کہ مرزائیوں کو روک رہے ہیں۔ ارے بھئی کردار کے غازیو ٹھہرو تو سہی۔ آخر گھبرانے کی بات کیا ہے۔ لیکن کردار کے غازیوں میں ایسی بھاگڑ مچی کہ الامان ڈاکٹر اقبال مرحوم نے خطاب تو خود اپنے کو کیا تھا۔ لیکن یہ مصرعہ مرزائیوں پر پورا بیٹھ گیا۔ ع

گفتار کا غازی بن تو گیا کردار کا غازی بن نہ سکا"

("آزاد" لاہور ۱۰ر جون ۵۲ء)

احراری آرگن "آزاد" کو احراریوں کی شرارتوں پر کس قدر ناز ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ کیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہی اسوہ حسنہ ہے۔ کیا قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا یہی کردار تھا۔ جس پر احراریوں کا اخبار اتنا ناز کر رہا ہے۔ کیا وہ بھی دوسروں کے جلسوں پر اینٹوں اور پتھروں سے حملے کرتے تھے۔ کیا وہ بھی دوسروں کی مجلسوں میں جا کر غل غپاڑہ کرتے تھے۔ بجائے اس کے کہ یہ اخبار اپنے دوستوں کی کرتوت پر شرم سے پانی پانی ہو جاتا۔ اس کو چٹخارے لے لے کر بیان کر رہا ہے کیا اسی کا نام تبلیغ اسلام ہے۔ ذرا تو دل میں سوچو کہ دوسروں کے جلسے کون درہم برہم کرتے ہیں۔ اور کون دوسروں پر اینٹوں اور پتھروں کی بارش کرتے ہیں۔ اگر تم اس حقیقت کو سمجھتے۔ تو ہنسنے کی بجائے رونا تمہارا شیوہ ہوتا۔

دعوۃ وتبلیغ کی بنیاد کن باتوں پر ہونی چاہیئے

(از مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

جماعت احمدیہ و مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے انقلاب کے بعد ایک نیا دور شروع ہؤا ہے. جس میں ہماری مخالفت کی طرح ایک نئے انداز میں ڈالی گئی ہے. اس سے قبل علماء کی طرف سے اختلافی مسائل میں بحث و مباحثہ ان کے اس یقین پر مبنی تھا. کہ قرآن مجید اور احادیث کی تفسیر اور تاویل میں ان کا نقطۂ نظر درست ہے. اور ہم احمدیوں کا نقطۂ نظر غلط اور وہ ہماری مخالفت میں اور ہمارے ساتھ تبادلۂ خیالات کرنے میں بالعموم نیک نیت ہؤا کرتے تھے. لیکن اب ان کی اس مخالفت نے اور صورت اختیار کر لی ہے. اس مخالفت میں زیادہ تر حصہ سیاسی میلان و رجحانات کا ہے. اور مخالفت کی بنیاد دروغگوئی اور فریب دہی پر ہے. یعنی یہ جانتے ہوئے کہ جو کچھ ہماری طرف ان کی طرف سے منسوب کیا جاتا ہے. جھوٹ ہے. پھر اس جھوٹ سے عوام کو بھڑکانے کے لئے کام لیا جا رہا ہے. اور یہ طریق دروغ دہی - فریب دہی دراصل دجالی سیاست کی تقلید ہے. جس کا کہنا ہے کہ مد مخالف کے خلاف جتنا چاہو - جھوٹ بولو. اور اس جھوٹ کا تکرار کرتے چلے جاؤ - اور اسے اتنی بار مختلف پیرایوں میں دہراؤ - کہ پبلک یقین کرلے - کہ وہ سچ ہے. تعجب ہے. کہ پنڈت نہرو نے بھی "Discovery of India" میں اس باطل طریق کار کو جائز بلکہ ضروری قرار دیا ہے. دنیا کی سیاست میں آج کل یہی کچھ ہو رہا ہے. مگر اسلام اس طریق کار کو کسی صورت میں جائز قرار نہیں دیتا. مگر آج یہ حالت ہے. کہ نام نہاد علماء اسلام بھی اسی سیاست کے رنگ میں رنگین اسی رو میں بہہ رہے ہیں. بعض اخبارات نے گذشتہ دنوں عمداً لوگوں کو اس دھوکہ میں ڈالنے کی کوشش کی. کہ اکھنڈ ہندوستان کے بارہ میں امام جماعت احمدیہ کو الہام ہؤا ہے. اور اپنی اس افترا پردازی کو موثر بنانے کے لئے فرضی اشتہارات مختلف شہروں سے شائع کر دئے گئے - اور عنوان میں نظارت دعوۃ و تبلیغ لکھ کر یہ فریب دیا. کہ گویا سچ مچ یہ اشتہارات ہماری جماعت کی طرف سے ہیں. جبکہ یہ اشتہارات لکھنے والے - ان کو طبع کرنے والے اور ان کو شائع کرنے والے سب جانتے ہیں. کہ نہ ایسا الہام امام جماعت احمدیہ کو ہؤا. اور نہ یہ اشتہارات نظارت دعوۃ و تبلیغ جماعت احمدیہ کی طرف سے - اور میں نے بعض گاندھی ٹوپی پوش علماء کو دیکھا - کہ وہ ان اشتہاروں کو تقسیم کر رہے ہیں. ان میں سے ایک نے مجھے بھی وہ اشتہار دیا. اسی طرح ہمارے خلاف یہ جھوٹ بھی بنایا گیا. کہ گورداسپور کا ضلع سر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب اور ہماری جماعت احمدیہ کی منصوبہ بازی کی وجہ سے ہندوستان کو دیا گیا ہے. گویا احمدیوں نے اپنے ہاتھوں اپنا مرکز سکھوں اور ہندوؤں کے حوالہ کر دیا. یہ بات کس قدر خلاف واقعہ اور نامعقول ہے. اور اس جھوٹ کو شائع کرنے والے خوب جانتے ہیں. کہ یہ بات غلط ہے. مگر باوجود اس کے اس کی اشاعت اشتہاروں اخباروں اور پوسٹروں کے ذریعہ سے کی گئی. اس سے محض یہ غرض تھی. کہ پبلک کو ہمارے خلاف مشتعل کیا جائے. اس قسم کی افترا پردازی کی بیسیوں مثالیں ہیں. جو موجودہ مخالفت کی نوعیت کا پتہ دیتی ہیں. کہ ہمارے خلاف لوگوں کو اشتعال دینے کے لئے کس قسم کے ذرائع سے کام لیا جا رہا ہے. مگر اس سے پہلے علماء کی مخالفت اس نوعیت کی نہ تھی. بلکہ وہ اپنے اختلافی نقطۂ نظر کے متعلق یقین رکھتے تھے. کہ وہی درست ہے. اور اپنے عقیدہ اور یقین کی بناء پر اپنے نقطۂ نظر کی تائید اور ہمارے نقطۂ نظر کی تردید میں میدان مباحثہ میں اترتے تھے. اور اب وہ یہ میدان چھوڑ بیٹھے ہیں. اور اس کو ایسے لوگوں کے سپرد کر دیا ہے جن کو مذہب سے کوئی سروکار نہیں. جو جانتے ہیں. کہ جو کچھ ہمارے خلاف ان کی طرف سے کیا جاتا ہے. جھوٹ ہے. پھر بھی اس جھوٹ سے وہ کام لے رہے ہیں. خود علماء نے بھی معتد بہ حصہ نے یعنیہ یہ راہ اختیار کر لی ہے. یہ تبدیلی جہاں اس لحاظ سے قابلِ افسوس اور فکر ہے. کہ بگڑی ہوئی ذہنیتیں بجائے روبہ اصلاح ہونے کے اور بگڑ گئی ہیں وہاں ہمارے لئے گھبرانے کا مقام نہیں. بلکہ درحقیقت باطل اس سے اپنی موتِ عاجل کو دعوت دے رہا ہے. بھلا کب تک یہ مخالف گروہ لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالتا رہے گا. مذہبی علماء کے دلائل کا بودہ پن ظاہر ہونے میں کچھ عرصہ لگتا ہے. مگر ان سیاسی کارکنوں کا باطل چند روز کا کھیل ہے. جس کے بگڑنے میں کوئی دیر نہ لگے گی. چند دن کا شور شرابہ ہے. دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے انشاء اللہ غائب ہو جائے گا. حق قائم ہو کر رہے گا. باطل اپنی موت آپ مرے گا. وہ حق کے سامنے دیر تک نہیں ٹھیر سکتا. اسکی اتنی فکر ہمیں نہیں ہونی چاہیئے جتنی کہ اس بات کی کہ ہماری اپنی تبلیغ درست بنیاد پر قائم ہو. جھوٹ کا مقابلہ اگر ہم کرنے لگیں. تو پھر ہماری ساری قوت ایک غیر مفید طریق میں خرچ ہوگی. کیونکہ جھوٹ بولنے والا جتنا چاہے جھوٹ بول سکتا ہے. اپنی طرف سے بات گھڑنے میں کوئی دیر نہیں لگتی. اور نہ اسکی کوئی حدبندی ہو سکتی ہے. جس نے یہ تہیہ کر لیا ہے. کہ وہ ہماری مخالفت بہر حال کریگا. اور اس میں جھوٹ بولیگا. اور سچائی کو چھپائے گا. اس کے لئے ہمارا کلمہ توحید کا اقرار - کلمہ رسالت کا اقرار - ہماری پنجگانہ نمازیں. ہماری تہجد اور ہمارے روزے اور ہمارا حج سب ہی ریاکاری ہیں. ہم کتنا بھی صدق دل سے اسلام کی محبت کا دم بھریں. اس کے لئے مال و جان قربان کریں. اس جھوٹ کو کہنے میں کچھ دیر نہیں لگتی. کہ یہ سب کچھ فریب کاری ہے. یہ احمدی اسلام کے پکے دشمن ہیں. اب اگر ہم ایسے لوگوں کی باتوں کا جواب دینے لگیں. تو ہم غلطی کریں گے. اسی قسم کے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ ہمیں تلقین فرماتا ہے:-

ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا۔ وان تصبروا وتتقوا فان ذالک من عزم الامور۔ (آل عمران آیت ۱۸۶)

ضرور تم ان لوگوں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی - اور مشرکین سے بہت ہی تکلیف دہ باتیں سنو گے. اور اگر تم صبر کرو گے. اور ان کے مقابلہ میں ان کے طریق کار سے بچو گے. تو پھر یہی تمہارا صبر اور تقوی تمہاری باتوں کو پختہ کرنے کا موجب ہوگا. اور فرماتا ہے. وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما. یعنی رحمٰن کے بندے وہ ہیں. جن کا رویہ زمین پر باوقار ہوتا ہے. اور جب جاہل انہیں مخاطب کرتے ہیں. تو ان کا جواب سلامتی کا ہوتا ہے. اور فرماتا ہے والذین لا یشھدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراما. یعنی وہ جھوٹ اور فریب کی باتوں کی طرف دھیان نہیں کرتے اور لغویات سے اپنی عزت و شرافت کا پاس رکھتے ہوئے گذر جاتے ہیں.

اللہ تعالےٰ کے مذکورہ بالا ارشادات کے پیش نظر ہمیں چاہیئے. کہ آج کل جس قسم کا جھوٹا پراپیگنڈا ہمارے خلاف کیا جا رہا ہے. اسکی پرواہ نہ کریں اور اپنی تبلیغ کو صحیح بنیاد پر قائم کریں. کیونکہ اگر ہم لغویات کی تردید میں لگ گئے. تو ہم اپنے اصل مقصد سے ہٹ جائیں گے. اور اپنے اوقات کو ضائع کریں گے. وہ بنیاد کیا ہے - جس میں ہماری دعوۃ و تبلیغ قائم ہونی چاہیئے.

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر (آل عمران آیت ۱۱۱)

تم بہترین امت ہو. جسے لوگوں کی بھلائی کی خاطر وجود میں لایا گیا. تم نیک باتوں کا حکم کیا کرو - اور ناپسندیدہ باتوں سے روکو - اور خود بھی مومن بنو. اس آیۃ کریمہ سے چند آیات قبل اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون (آل عمران آیت ۱۰۵)

یعنی چاہیئے. کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں جو بھلائی کی دعوت دیں - اور نیکی کا حکم کریں. اور ناپسندیدہ باتوں سے روکیں. اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں.

ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ ہمیں تلقین فرماتا ہے. کہ تم بہترین امت اسی وقت ہو سکتے ہو جب اپنی بعثت کی غرض و غایت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسکی تکمیل میں کوشاں رہو گے. لوگوں کی بھلائی کے لئے میدان عمل میں تمہیں کھڑا کیا گیا ہے. اس لئے (دعوت الی الخیر) ہر قسم کی بھلائی کی دعوت دینا (امر بالمعروف) نیک باتیں جو لوگ چھوڑ بیٹھے ہیں. ان کی تلقین کرنا (نہی عن المنکر) ناپسندیدہ باتیں جو لوگ کرتے ہیں. ان سے ان کو روکنا یہ تمہارا اصل کام ہے.

غرض ان تین باتوں پر ہماری دعوۃ و تبلیغ کی بنیاد قائم ہونی چاہیئے. حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میری آنے کی غرض صرف یہی نہیں. کہ میں ظاہر کروں کہ حضرت عیسیٰ ع فوت ہو گئے ہیں. یہ تو مسلمانوں کے دلوں سے ایک روک کا اٹھانا اور سچا واقعہ ان پر ظاہر کرنا ہے. بلکہ میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے. تا مسلمان خالص توحید پر قائم ہو جائیں. اور ان کو خدا سے تعلق پیدا ہو جائے - اور ان کی نمازیں اور عبادتیں ذوق اور احسان سے ظاہر ہوں. اور ان کے اندر سے ہر ایک قسم کا گند نکل جائے." (الحکم ۱۰ اراکتوبر ۱۹۰۵ء)

مسلمانوں میں کتنے ہیں. جو تارک الصلوٰۃ ہیں. جو صوم و صلوٰۃ کی پابندی چھوڑ ان عبادتوں کی ہنسی اڑاتے ہیں: اور ان میں کتنے ہیں. جو ایمان باللہ کی نعمت سے محروم ہیں. دنیا ان کا قبلہ اعمال بن چکی ہے. اخلاقی حالت حد درجہ گری ہوئی ہے. اور ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا ہیں. عالم اسلامی کا وجود قسم قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہے. اور وہ اصلاح کے لئے ہماری سچی ہمدردی کا محتاج ہے. وعظ و نصیحت کا محتاج ہے. دلِ مضطرب کی گریہ و بکا والی دعاؤں کا محتاج ہے.

صرف چند ایک عقائد کی غلطی کی اصلاح تو ہمارا کام نہیں بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے "مسلمان را مسلمان باز کردند" کے الفاظ سے ظاہر ہے ہمارا کام یہ ہے کہ نام نہاد مسلمان کو سچا مسلمان بنایا جائے۔ ان کے اندر جو اخلاقی بیماریاں یا کوتاہیاں ہیں۔ ان کا علاج کیا جائے۔ یہ کام محض وفات مسیح علیہ السلام جیسے اختلافی مسائل کے بحث و مباحثہ سے تو نہیں ہو سکتا اور نہ فتنہ انگیزوں کی افترا پردازیوں کے جوابات دینے سے یہ کام ہو گا بلکہ صرف اس تبلیغ سے ہم اس غرض و غایت کو پورا کر سکیں گے۔ جس کی بنیاد دعوۃ الی الخیر۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر پر ہو گی۔

ہماری جماعت کا خصوصاً مبلغین کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ماحول کا جائزہ لیں امت اسلامیہ کی بیماریوں کی تشخیص کریں خواہ وہ بیماریاں اعتقادی رنگ میں ہیں یا بدعملی کے رنگ میں اور پھر ایک طبیب حاذق کی طرح سچی ہمدردی کے جذبہ کے ماتحت ان کے علاج کا فکر کریں۔

شیطان آج بنی نوع انسان کو شر کی دعوت دے رہا ہے۔ معروف کو مٹا رہا ہے۔ منکر کو قائم کر رہا ہے۔ ہمارا کام اس کے برعکس شر کی جگہ خیر منکر کی جگہ معروف کو قائم کرنا ہے۔ اگر ہم لوگوں کو نیک باتوں کی تلقین کریں۔ اور جن مکروہ افعال کا ارتکاب کیا جا رہا ہے۔ ان سے روکنے میں ہم کامیاب ہو جائیں اگر ایک مبلغ حقہ اور سگریٹ کی بدعادت سے ایک شخص کو روکنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اگر وہ کسی شخص کی جھوٹ کی بدعادت روکنے میں کامیاب ہو جاتا ہے یا کسی بے نماز کو نماز کا پابند کرتا ہے یا کسی کی بدعادت یا بدرسم کی بیخ کنی کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ صحیح رنگ میں شیطان کا مقابلہ کر رہا ہے اور اپنے فرائض منصبی کو سمجھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی بجائے اب شیطان کی وفات پر توجہ کریں مگر یہ مسئلہ ایسا مسئلہ نہیں جو زبانی طور پر مان لینے کا ہو۔ بلکہ عملی طور پر دکھانا چاہیئے کہ شیطان مر گیا شیطان قال (یعنی باتوں سے) نہیں مر سکتا بلکہ حال (نیک نمونہ) سے مرتا ہے وہ بے شک مرنے والا ہے کیونکہ تمام انبیاء کا یہی وعدہ ہے کہ آخری زمانہ میں ہلاک ہو گا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا شیطان مسلمان ہو چکا ہے۔ مگر آج کل کا شیطان ایسا نہیں کہ مسلمان ہو جائے۔ پس اس کی سر سے بیخ کنی کرنی چاہیئے۔ لاحول ولا قوۃ سے شیطان بھاگتا ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں جو لوگ سمجھتے ہیں شیطان ایسا سادہ نہیں کہ محض لفظوں سے بھاگ جائے۔ تم سو مرتبہ لاحول کرو وہ اپنی شیطنت سے باز نہیں آنے کا۔ ہاں اگر وجود کے ذرہ ذرہ میں لاحول رچ جائے اور ہر حال میں خدا پر توکل رکھا جائے اور اسی کا سہارا پکڑا جائے اور خدا کا فیض چاہا جائے تو پھر شیطان کا کچھ خوف نہیں۔ ایسے لوگ شیطان سے بچائے جائیں گے۔ یہی ہیں جن کو فلاح (کامیابی) نصیب ہوتی ہے"

(ماخوذ از تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۷ء)

اور اسی تقریر میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں "غرض دجال شیطان کو کہتے ہیں۔ جو بڑا بھاری مضل (گمراہ کن) ہے یہ شیطان کے مظاہر اور اوتار ہیں شیطان اپنی باتیں ان کے دلوں میں پھونکتا ہے۔ شیطان کی راستبازوں کے ساتھ ابتدا سے دشمنی چلی آئی ہے۔ اور جنگیں ہوتی رہیں۔ سب انبیاء نے خبر دی کہ ایک آخری جنگ بھی ہونے والی ہے۔ جس میں شیطان ہلاک ہو جائے گا۔ سو وہ یہی زمانہ ہے"

ہمارا فرض ہے کہ ہم اس نازک وقت کو شناخت کریں اور جس اصل غرض و غایت کے لئے ہم کھڑے کئے گئے ہیں۔ اس کو پہچانیں اور اپنی دعوۃ و تبلیغ میں اس غرض و غایت کو مدنظر رکھیں۔ چاہیئے کہ ہم اپنی منادی کو ان بنیادوں پر بلند کریں جو دعوۃ الی الخیر۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو کما حقہ ادا کرنے والی ہوں۔

جو شخص وقت نہیں پہچانتا اور موقعہ و محل کو اپنی فعل و نصیحت میں ملحوظ نہیں رکھتا وہ داعی الی الخیر نہیں۔ داعی الی الخیر وہی ہو سکتا ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا ہو۔ اصل ملاحظہ کے لئے لازمی ہے کہ موقعہ و محل کے مطابق اچھا کام کیا جائے جس کا نتیجہ بھلائی ہو۔ گھر کو آگ لگی ہو اور ایک شخص پاس کھڑا نماز پڑھنے لگ جائے اس کی یہ نماز معروف نہیں کہلائے گی۔ آج پاکستان کا استحکام مسلمانوں کے کیریکٹر کی ذاتی خرابی کی وجہ سے خطرہ میں ہے۔ اسلئے سب سے بڑی نیکی یہ ہو گی کہ مسلمانوں کے کیریکٹر میں جو گھن لگا ہوا ہے۔ اس کا علاج کیا جائے ہماری جماعت اور ہمارے مبلغین پاکستان کی بہت بڑی خدمت ادا کریں گے۔ اگر وہ بگڑے ہوئے کیریکٹر کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں انہیں چاہیئے دعوۃ و تبلیغ کے متعلق اپنا نقطہ نظر وسیع کریں۔ اور اپنے گردو پیش دیکھیں کہ کس بات کی ہماری قوم کو سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ ضرورتیں انواع و اقسام کی ہیں اور ان میں سے سب سے اہم ضرورت قومی کیریکٹر کی اصلاح ہے۔ یہ کام ہماری جماعت کا ہے۔ جس کی کیفیت کی غرض و غایت ہی یہ ہے کہ یدعون الی الخیر یامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر اخلاق اگر بگڑے ہیں تو دیگر ضرورتیں اگر بظاہر کچھ پوری بھی ہو گئیں تو وہ دیرپا نہیں ہونگی۔

جوشِ خطابت اور جوشِ وارث

از ملک مبارک احمد سابق ایڈیٹر جریدہ عبرت کلکتہ

احراری آرگن آزاد کے فائل گواہ ہیں اور ہزاروں فرزندان توحید کے کانوں میں احرار بزرگوں کے یہ نعرے ابھی تک گونج رہے ہیں کہ چودھری ظفر اللہ خاں نے قادیان لیتے لیتے گورداسپور ہی حکومت ہند کو دے دیا۔ ایک بار نہیں کئی بار مختلف شہروں میں حکومت پاکستان کے معزز رکن کو اس اتہام سے اشتعال انگیز الفاظ میں متہم کیا گیا۔ مدیر آزاد ذرا آزاد کے آٹھ نو ماہ کے فائلوں پر نظر ڈالیں تو انہیں نظر آئے گا کہ احرار لیڈروں کی اس جوشِ خطابت میں گھڑی ہوئی جھوٹی خبر کو آزاد کے صفحہ اول پر جلی حروف میں بڑی نمایاں سرخیوں کے ساتھ جگہ دی گئی ہے اگر مدیر آزاد کو علم تھا کہ زعماء احرار کا یہ برقی جلال محض جوشِ خطابت پر ہی مبنی ہے تو کیا انہوں نے جوشِ ارادت میں حکومت کے معزز رکن کے خلاف یہ جھوٹا بیان بار بار نمایاں رنگ میں شائع فرمایا۔

کیا مرزائیوں کی دشمنی میں احرار خطیب و مدیر اتنا جوش میں آجاتا ہے کہ اسے اللہ رسول کے احکام بھی بھول جاتے ہیں۔ کیا احرار لیڈروں کو اللہ تعالٰے کا یہ فرمان معلوم نہیں۔ ولا یجرمنکم شنآن قوم الا تعدلوا کہ کسی قوم سے دشمنی تمہیں ناانصافی پر آمادہ نہ کرے۔

پھر خدا کے اس واضح حکم کی جوش و خروش کے ساتھ مخالفت کیوں کی گئی؟ کیا احرار لیڈر خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ پر ان کا گورداسپور دے دینے اور کشمیر کے بارے قادیان لینے کی سودا بازی کا سو فی صدی غلط بیان حقیقت پر مبنی ہے۔ نہیں۔ یقیناً نہیں۔ ہمارے احرار زعماء کو اچھی طرح معلوم ہے کہ انہوں نے یہ سب غلط بیانیاں کیوں کیں؟ جنہیں آج مدیر آزاد "جوشِ خطابت" پر محمول کر رہے ہیں احرار لیڈر جانتے تھے کہ امیر شریعت کے یہ الفاظ ابھی تک مسلمانوں کے کانوں میں گونج رہے ہیں کہ ——

کسی ماں نے وہ بچہ ہی نہیں جنا جو پاکستان بنا تو بڑی بات ہے۔ پاکستان کے لفظ کی پ بھی بنا سکے۔

اور ڈکٹیٹر احرار مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کا یہ تاریخی بیان بھی مسلمان ابھی تک نہ بھولے تھے کہ

آزادی ملنے کے بعد مسٹر جناح (حضرت جلالۃ الملک قائدِ اعظم علیہ الرحمت) پر غداری کا مقدمہ چلایا جائے کہ آزادی کے رستہ میں سب سے بڑا روڑہ یہی ہے۔

ان حقیقتوں کی موجودگی میں احرار لیڈروں کے لئے یہ کوئی آسان کام نہ تھا کہ وہ پاکستان کے طول و عرض میں ملت میں انتشار پھیلانے والی تقریریں کر سکیں۔

اس لئے اس فعال جماعت کے فعال لیڈروں نے پہلے روز ہی ردّ مرزائیت کا کلوروفارم ملت کو سونگھایا۔ اور چوہدری ظفر اللہ خاں کو اپنے نت نئے اتہامات کا مرکز بنایا۔ "جوشِ خطابت" سے نکلی ہوئی دھواں دھار تقریروں نے احرار لیڈروں کو کھڑا ہونے کا سہارا دے دیا۔ اور ردّ مرزائیت کا کلوروفارم سونگھے ہوئے مسلمان عوام یہ بھول گئے کہ یہ حضرت مولانا جو پاکستان کی پ کے معرض وجود میں آنے سے منکر تھے یہ آج پاکستان کے ہمدرد کیونکر بن گئے؟ ملت کو ردّ مرزائیت کے کلوروفارم سونگھانے کی بدولت جگہ جگہ کانفرنسیں بھی ہونے لگیں شاخیں بھی کھلنے لگیں اور "لیگ کے اندر گھس کر" الیکشن کی تیاریاں بھی ہونے لگیں۔ پاکستان بننے سے پہلے پاکستان بنانے والے غدار

(باقی ۔۔۔)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۴۴: میں خوشی محمد ولد قادر بخش صاحب عمر ۳۰ سال ساکن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک تانگہ قیمتی ۴۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور مجھے اس تانگہ کے ذریعہ ماہوار آمد جس قدر ہوگی میں انشاء اللہ اس کا دسواں حصہ تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد: خوشی محمد بقلم خود بلاک ۱۴ مکان ۳/۱۷

گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال سرگودھا

گواہ شد: نشان انگوٹھا۔ محمد دین مالشی چک ۴۶ شمالی سرگودھا۔

وصیت نمبر ۱۲۴۲: میں عبد الحمید واقف زندگی ولد چوہدری محمد بخش صاحب عمر ۲۲ سال ساکن اور حمہ ڈاکخانہ بھابھڑہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ خدا کے فضل سے میرے والدین حیات ہیں۔ اس لئے اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت مجھے جیب خرچ کے لئے مبلغ ۱۰/- روپے ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد: عبد الحمید مولوی فاضل اور حمہ ڈاکخانہ بھابھڑہ ضلع سرگودھا۔ گواہ شد: خدا بخش بقلم خود سیکرٹری وصایا جماعت اور حمہ ضلع سرگودھا

گواہ شد: محمد عبد اللہ قائم مقام سیکرٹری مال

وصیت نمبر ۱۲۵۵۵: میں رشیدہ بی بی زوجہ مہر الدین صاحب عمر ۲۴ سال ساکن چک ۲۷۱ گ ب ڈاکخانہ سمندری ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر آج بتاریخ ۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر ۱۵۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد زیور وغیرہ نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ: رشیدہ بی بی گواہ شد مہر الدین خاوند موصیہ گواہ شد محمد ابراہیم فائق مبلغ سلسلہ منقع و تاندلیانوالہ ضلع لائل پور

وصیت نمبر ۱۲۵۵۶: میں مہر دین ولد تاج دین صاحب عمر ۵۰ سال ساکن چک ۲۷۱ گ ب ڈاکخانہ سمندری ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری دو دکان صرف دو کان مسودا قیمتی ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ اور میری آمدنی ۱۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اُس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔

العبد: بقلم خود مہر دین امین۔ گواہ شد: بقلم خود خیر الدین۔ گواہ شد: محمد ابراہیم فائق مبلغ حلقہ تاندلیانوالہ

وصیت نمبر ۱۲۷۰: میں حافظ فقیر اللہ ولد منشی امام بخش صاحب مرحوم عمر ۴۷ سال ساکن مسلم ٹاؤن ڈاکخانہ اچھرہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرا اثاثہ اگرچہ صرف ایک سکنی مکان ہے۔ جو میں نے اپنی بیوی اور بچوں کے لئے بغرض رہائش ہبہ کر دیا ہے۔ اور میری کوئی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد نہیں۔ تحریک جدید صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اس وقت مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ماہوار مجھے بطور الاؤنس ملتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ آمد بطور ریڈیو شنز بھی ہو جاتی ہے۔ بہر حال جو کچھ میری ماہوار آمدن ہو اس کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی اور منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد: فقیر اللہ عفی عنہ۔ گواہ شد: محمد صادق مسلم ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد: شیخ احسان علی میڈیکل پریکٹیشنر لاہور

وصیت نمبر ۱۲۷۰۱: میں محی الدین کویا ولد احمد کمی مالاڈ عمر ۲۷ سال ساکن پنگاڈی ضلع مالابار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک قطعہ زمین ہے میری تنخواہ مع الاؤنس ۸۷/- روپے ماہوار ہے۔ میں اس جائداد کے اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد: محی الدین کویا مالاباری Pak/20391 R.T.O. Felect R.P.A.F. S.H.Q. Drigh Road Karachi

گواہ شد: ایم۔ پی محمود احمد مسجد احمدیہ لاہور

وصیت نمبر ۱۲۷۲۴: میں غلام احمد نذیر ولد چوہدری غلام حیدر صاحب عمر ۳۸ سال ساکن چک ۴۳ جنوبی ڈاکخانہ چک ۴۵ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد بصورت زرعی زمین ایک مربعہ ہے۔ اور ایک مکان کچا ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد

کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: غلام احمد نذیر بقلم خود

گواہ شد: بقلم خود محمد علی چک ۳۷ جنوبی سرگودھا

گواہ شد: محمد شریف چک ۴۳ جنوبی سرگودھا بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۷۲۷: میں دھن بی بی زوجہ عباس علی صاحب مرحوم عمر ۶۵ سال ساکن ڈھاکہ بنگال حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ البتہ میرا بیٹا عزیزم عثمان علی بنگالی درویش قادیان کے پاس مبلغ ۱۰۰/- روپیہ جمع ہیں۔ میں اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس وقت اس رقم کے علاوہ میرے پاس کوئی ذریعہ آمد نہیں۔ میری یہ آخری وصیت ہے۔ جو میرے ترکہ پر بھی حاوی ہوگی۔

الامتہ: نشان انگوٹھا دھن بی بی والدہ عثمان علی درویش قادیان۔ گواہ شد: صدیق احمد ولد محمد یاسین آف بنگال۔ گواہ شد: مفتی محمد صادق۔

وصیت نمبر ۱۱۶۸۶: میں عباس علی ولد چوہدری اللہ داد صاحب عمر ۶۴ سال ساکن گھیلی ورک ڈاکخانہ ڈنگہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ چھ گھماؤں چھ مرلہ زمین واقع کوٹلی ضلع امرتسر۔ ایک عدد بھینس ایک عدد گائے قیمتی مبلغ ۴۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد: بقلم خود عباس علی۔

گواہ شد: چوہدری عنایت اللہ

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۶۹۴: میں جنت بی بی زوجہ اللہ داد صاحب مرحوم عمر ستر سال ساکن گھیلی ورک ڈاکخانہ ڈنگہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر ۱۰۰/- روپیہ وصول شدہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامتہ: جنت بی بی۔ نشان انگوٹھا

گواہ شد: بقلم خود عباس علی پسر موصیہ

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۶۸۷: میں حسین علی ولد چوہدری اللہ داد صاحب مرحوم عمر ۳۴ سال ساکن گھیلی ورک ڈاکخانہ ڈنگہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ

آج بتاریخ ۱۲-۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ چھ ایکڑ زمین واقع کوٹلی ضلع امرتسر اور منقولہ جائداد ایک عدد بھینس قیمتی ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اُس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد: بقلم خود حسین علی۔

گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد: بقلم خود اللہ رکھا موضع جھنڈیر ضلع شیخوپورہ

وصیت نمبر ۱۱۶۶۵: میں محمد ابراہیم شاد ولد میاں اللہ دتہ صاحب عمر ۳۵ سال سکنہ مومن ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد مبلغ ۷۲/- روپے کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اس وقت میری جائداد کوئی نہیں۔

العبد: محمد ابراہیم شاد احمدی بقلم خود

گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد: نشان انگوٹھا میاں مولا بخش۔

وصیت نمبر ۱۲۱۶۶: میں سراج دین ولد میاں پیر بخش صاحب عمر ۴۰ سال ساکن مراد وال ڈاکخانہ ہریہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا ایک مکان واقع مراد وال ۱۰۰۰/- روپیہ کا ہے۔ ماہوار آمد ۶۴/- روپے ہے۔ میں اپنی جائداد اور ماہوار آمد کے اور ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

العبد: سراج دین بقلم خود

گواہ شد: عبد الحمید آصف دفتر وصیت

گواہ شد: محمد شفیع بقلم خود آرمی بلڈ ٹرانسفیوژن سنٹر راولپنڈی۔

وصیت نمبر ۱۰۹۸۴: میں محمد اسلم میر ولد میر محمد بخش صاحب عمر ۲۴ سال ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ماہوار آمد تقریباً ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد: محمد اسلم میر

گواہ شد: بقلم خود محمد بخش میر امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وی پی کا انتظار کرنے سے منی آرڈر کے ذریعہ چندہ الفضل بھجوادینا زیادہ بہتر ہے

اُمید ہے۔ کہ دوست اس تفصیل کو پڑھ کر اپنا چندہ جلد بھجوادیں گے۔ بصورت دیگر ایک ہفتہ انتظار کرکے وی۔پی ارسال خدمت ہوگا۔ مہربانی فرماکر اسے وصول فرمالیں تاکہ پرچہ باقاعدہ جاری رہے۔

نمبر خریداری	نام	تاریخ اختتام چندہ
۵۲۱۴	بابو عراف اللہ صاحب	۲۰ جون ۱۹۵۰ء
۹۷۱۵	جناب محمد عبد اللہ صاحب	۲۰ 〃 ۱۹۵۰ء
۹۹۹۶	چوہدری محمد اعظم صاحب	۲۷ 〃 ۱۹۵۰ء
۱۷۴۱۳	ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب	۲۰ 〃 ۱۹۵۰ء
۱۹۶۲۳	غلام محمد صاحب	۲۰ 〃 ۱۹۵۰ء
۲۰۲۸۴	اے ڈی کھوکھر صاحب	۱۹ 〃 ۱۹۵۰ء
۲۰۵۰۲	جناب عبد اللہ صاحب	۱۹ 〃 ۱۹۵۰ء
۲۱۰۲۰	ناصر اینڈ کو	۱۹ 〃 ۱۹۵۰ء
۲۱۸۰۵	شیخ نذیر احمد صاحب	۲۰ 〃 ۱۹۵۰ء
۲۱۸۰۹	ولی اللہ صاحب	۲۱ 〃 ۱۹۵۰ء
۲۲۰۷۰	چوہدری محمد اقبال صاحب	۱۹ 〃 ۱۹۵۰ء
۲۲۰۷۱	محمد مشتاق صاحب	۱۹ 〃 ۱۹۵۰ء
۲۳۲۱۹	ایم۔ اے ناصر صاحب	۲۰ 〃 ۱۹۵۰ء
۲۲۸۴۸	شیخ ظہور الدین صاحب	۲۳ 〃 ۱۹۵۰ء

درخواست ہائے دُعا

(۱) خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں تازہ ترین اطلاع کے مطابق بیماری نے تشویشناک صورت اختیار کرلی ہے۔ جملہ احباب جماعت اور خصوصاً صحابہ کرام و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔ (بشیر احمد خان خلیق سیکنڈ ایئر سٹوڈنٹ تعلیم الاسلام کالج لاہور)

(۲) خاکسار کی اہلیہ چند دنوں سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (عبد المجید اکبر۔ کرشن نگر — لاہور)

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری کیلئے احمدی تاجر اپنے پتے بھجوائیں!

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری ایڈیشن ۱۹۵۱ء کی اشاعت کیلئے احمدی تاجروں کے پتہ جات جلد از جلد درکار ہیں۔ تمام عہدیداران جماعت اور تاجر صاحبان سے درخواست ہے۔ کہ مندرجہ بالا پتہ پر اپنے پتہ جات تفصیل کاروبار بھجوانے کا فوراً انتظام کریں!

وکیل التجارت تحریک جدید پوسٹ بکس ۲۳۶ جودھامل بلڈنگ لاہور

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں پہلی احمدیہ کانفرنس

(منجانب وکالت تبشیر - ربوہ)

سیرالیون میں پہلی احمدیہ کانفرنس منعقدہ ۱۲-۱۳-۱۴ر دسمبر ۱۹۴۹ء جو رپورٹ اخبار سیرالیون آبزرور نے شائع کی ہے۔ اس کا خلاصہ ناظرین الفضل کی خدمت میں حاضر ہے اور دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ وہاں کام کرنے والے پاکستانی اور لوکل مبلغین کو بیش از بیش دینی خدمات کی توفیق دے اور جماعت کے ایمان و اخلاص میں زیادتی فرمائے۔ آمین۔

کانفرنس کے لئے پنڈال تقریباً آٹھ سو افراد کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ لیکن اوسط حاضری ۱۰۰۰ افراد کی رہی اور لوگوں نے خدا کے فضل سے ساری کانفرنس کی کارروائی کو نہایت دلچسپی سے سنا۔ مختلف مشنوں کو خطوط کے ذریعہ اطلاع دینے کے علاوہ اخبار آبزرور میں بھی اعلان کر دیا گیا تھا اور دیگر تمام امکانی ذرائع سے کانفرنس کا پراپیگنڈا کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ اپنی ۲۷ جماعتوں میں سے ۲۳ جماعتیں کانفرنس میں حاضر ہوئیں۔

کانفرنس کے افتتاح تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم کے بعد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی امیر جماعت سیرالیون نے کیا آپ نے اپنی تقریر میں اس امر کی وضاحت کی کہ تمام مذاہب پر نظر دوڑانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ہی تمام بنی نوع انسان کی بہبودی کا خواہاں ہے اور ایسے اصولوں کا حامی ہے کہ اگر ان پر پابندی سے عمل کیا جاوے۔ تو یقیناً دنیا حقیقی ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتی ہے اور وہ بنیادی اختلافات جو اس زمانہ میں تمام سیاسی مشکلات کا باعث بنے ہوئے ہیں دور ہو سکتے ہیں۔

اس سلسلہ میں آپ نے اس امر کا ذکر بھی کیا کہ اسلام ہر انسان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ کلیتہً اپنی رضا کو خدا کی رضا کے ماتحت کر دے اور اپنے ہر فعل کو خدا ہی کی پیروی میں بجا لائے۔ مولوی صاحب موصوف نے حاضرین کو بتایا کہ چونکہ لوگ اسلامی تعلیم سے بہت دور جا پڑے ہیں اس لئے ان کو موجودہ زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت میں دیر لگ رہی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ جب وہ جانتے ہیں کہ نبی اور امام کیا ہوتا ہے تو اپنی زندگیوں میں یا اپنے زمانے میں آنے والے نبی یا امام کو وہ پہچان نہ سکیں۔

مولوی نذیر احمد صاحب کی تقریر کے بعد برادرم مولوی ابراہیم صاحب خلیل نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے وضاحت سے بیان فرمایا کہ غیر احمدی لوگ اس خیال کے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ لیکن ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں امتی نبی آسکتا ہے اور کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی نئی شریعت کے حامل نہیں بلکہ حضور امتی نبی ہیں اور اشاعت اسلام آپ کا کام ہے۔ یہی کام آج کل آپ کی جماعت ساری دنیا میں کر رہی ہے

اس کے بعد مقامی احمدیوں نے تقاریر کیں۔ جن کا موضوع تھا "میں نے احمدیت کیوں قبول کی" اور "سورہ العصر کی تفسیر" مولوی محمد صادق صاحب نے "کیا عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے" کے موضوع پر مدلل تقریر کی۔

کانفرنس کے آخری دن تمام احمدیوں نے ایک جلوس نکالا۔ جس میں سکولوں کے طلباء بھی شامل ہوئے۔ اگرچہ پہلے دو روز کے جلسہ نے ہی لوگوں پر کافی اثر کیا تھا۔ لیکن تیسرے روز کے جلوس نے تو احمدیت کی دھاک بٹھا دی۔ اس روز حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے پیغام بھی پڑھا گیا۔ جس میں حضور نے دعا فرمائی ہوئی تھی کہ اللہ تعالےٰ کانفرنس کو کامیاب کرے اور بہتر نتائج پیدا کرے۔

نئی ورکرز یونین کا قیام

راولپنڈی ۱۰ر جون - واہ سمنٹ فیکٹری کے مزدوروں کے ایک جلسہ میں یہاں کل پاکستان سیمنٹ ورکرز یونین کا قیام عمل میں آیا۔ مولانا عبدالرؤف صدر منتخب کئے گئے۔ (اسٹار)

ٹریگولی نے اپنا ارادہ بدل دیا

لنڈن ۱۰ر جون کہا جاتا ہے کہ ۱۹ر جنوری ۱۹۵۱ء کو اپنے عہدہ کی میعاد پوری ہونے پر استعفےٰ دینے کے متعلق اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹریگولی نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے۔ اقوام متحدہ میں ترقی نہ ہونے کی وجہ سے ناامید ہو کر انہوں نے اپنے عہدہ پر برقرار نہ رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ لیگ آف نیشنز کی ناکامی دہرائے جانے کے امکان سے وہ یہ محسوس کرنے لگے تھے کہ شاید کوئی نیا سکرٹری جنرل اس سلسلہ میں کوئی بہتر نظریہ پیش کر سکے۔

"دی سٹرن سبی" کے مطابق بعض واقعات نے ان کی رائے بدل دی ہے اور اقوام متحدہ میں انکا اعتماد بحال ہو گیا ہے۔ اس کی ایک وجہ ڈین ایچی سن کے اعلان کے مطابق صدر ٹرومین کا التزام ہے کہ وہ اقوام متحدہ کو عمل طور پر مؤثر بنائیں گے اسکے علاوہ برطانیہ اور فرانس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ مسٹر لی کی نامزدگی ہی کی صرف حمایت نہیں کریں گے بلکہ مختلف اقوام کو متحد کرنے کی وہ جو کوشش کریں گے۔ اسکی بھی حمایت کریں گے

"سبل" نے یہ بھی لکھا ہے کہ ماسکو کے مشن کے دوران میں بھی ان سے کچھ اطمینان بخش وعدے کئے گئے ہیں۔ (اسٹار)

شام پاکستانی تجارت

دمشق ۱۰ر جون پاکستان کی حکومت نے شام کی حکومت کو مطلع کیا ہے کہ وہ مؤخر الذکر سے زیادہ وسیع تجارتی تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے پاکستان کی حکومت نے شام کو مطلع کیا ہے کہ برآمد کے لئے اسکے پاس کیمیاوی اشیاء کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔

شام میں نئے مقرر شدہ پاکستانی سفیر مسٹر غضنفر علی خاں یہاں آئے ہوئے ہیں اور پہلے چار روز انہوں نے تاریخی مقامات کی سیر میں صرف کئے ہیں۔ (اسٹار)

اردن میں فوجی نقل و حرکت نہیں ہو رہی ہے

دمشق ۱۰ر جون - پہاڑی سرکاری حلقوں نے سودیٹاس ایجنسی کی اس خبری اطلاع کی تردید کی ہے کہ اردن اپنی شامی سرحد پر فوجیں جمع کر رہا ہے۔ ٹاس نے اس کی وجہ یہ بتائی تھی کہ اس طرح اردن اپنے الحاق کے متعلق عرب لیگ کے فیصلہ کو متاثر کرنا چاہتا تھا۔ (اسٹار)

(بقیہ صفحہ ۵)

پاکستان کی پ کا بننا دشوار لیکن پاکستان بن گیا تو احرار اس کے شہسوار۔ اب بھی اگر مسلمان ان ہمارے رہنماؤں کی حقیقت سے غافل رہی تو ابھی تو مرزائی شیعہ سنی کا جھگڑا ہی شروع کیا ہے آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

مشرقی بنگال میں اقلیتی کانفرنس

نئی دہلی ۱۰ر جون - مشرقی بنگال کے ضلع میمن سنگھ میں ۱۲ جون کو پاکستان اقلیتی کانفرنس جو شروع ہونے والی ہے۔ اس میں شرکت کے لئے انڈیا پاکستان فرینڈشپ ایسوسی ایشن کے دو نمائندے روانہ کر دیئے ہیں نمائندے ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری مسٹر پی ایل لکھن پال ایسوسی ایشن کی یوپی کی شاخ کے کنوینر حافظ شیخ رفیع الدین خادم ہیں۔

وہ میمن سنگھ کے لئے براہ کلکتہ روانہ ہو گئے ہیں۔ کانفرنس میں شرکت کے بعد یہ لوگ مشرقی پاکستان کا دورہ بھی کریں گے توقع ہے کہ اس دورہ میں اچاریہ جگل کشور ڈاکٹر ایچ بھی مکرجی اور مولانا حفظ الرحمٰن بھی شریک ہوں گے۔ (اسٹار)

۳۰۰ افراد پر زہریلی آئس کریم کا اثر

روم ۱۰ر جون - بدھ کی شب کو شمالی اطالیہ کے شہر یوڈائن میں آئس کریم کھانے سے ۳۰۰ آدمیوں میں زہر پھیل گیا۔ شہر کے ہسپتال میں ڈیوٹی پر اکیلا ڈاکٹر مریضوں کے ہجوم سے پریشان ہو گیا۔ اور مزید ڈاکٹروں اور نرسوں کو فوراً طلب کیا گیا۔ مشتعل ہجوم نے اس ہوٹل کو گھیر لیا۔ یہاں سے آئس کریم لی گئی تھی۔ پولیس نے ان کو منتشر کر دیا اور اب اس عمارت پر پولیس کا سخت پہرہ ہے۔ ہوٹل کا مالک گرفتار کر لیا گیا ہے۔ (اسٹار)

قرض کی میعاد پوری ہو چکی ہے

دمشق ۱۰ر جون - شام کو سعودی عرب قرضہ کی دوسری قسط کی میعاد جو ۲۰،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر پر مشتمل ہے پوری ہو چکی ہے۔ جاننے والوں کا کہنا ہے کہ اس تاخیر کی وجہ شام کی سیاسی صورت حال کی گڑبڑ ہے جبکہ کابینہ کا بحران ایک عرصہ سے زیادہ تک قائم رہا۔ (اسٹار)